قرآن دانی اور صحابہ پر اپنے تفوق علمی کا یہ دعویٰ اور تعلی کہ

"حضرت علیؓ کا موعودہ خلیفہ راشد ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن دور صحابہ میں یہ نصوص پیش نظر نہ تھیں کیونکہ آیت و حدیث میں خلفاء اربعہ کے نام نہیں تھے۔"

قاضی صاحب کا مستنبط ذہن استخراج و اجتہاد کے عمل سے ان نصوص کا مصداق و محمل تو متعین کر سکتا ہے اور ان نصوص کا استحضار بھی ان کو حاصل ہے لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان نصوص کے محمل کا علم اس لئے نہیں تھا کہ ان آیات میں خلفاء اربعہ کے اسماءِ گرامی کی تصریح نہیں ———

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی انہوں نے اپنے جذبات کی تسکین ان الفاظ سے کی ہے:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بالاتفاق قرآن کے موعودہ جو تھے خلیفۂ راشد ہیں ان کے اس مرکزی منصب خلافتِ راشدہ کو تسلیم کرنے کے بعد آپ سے جنگ کرنیوالوں کو باغی قرار دیا جائے گا۔"

تاویلات کے پردے میں حضرات صحابہ کے متعلق اس طرح کا انداز فکر رفض و سبائیت کے نظریات کی تائید کرتا ہے، جو کہ منصب صحابہ کے خلاف ہے۔ قاضی صاحب کے یہ مزعومات اس مقدس جماعت کے متعلق ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور آپ کی صحابیت کے لئے خداوند قدوس نے منتخب کیا ہے۔

اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ھذہ الامۃ ابرھا قلوباً و اعمقھا علماً و اقلھا تکلفاً اختارھم اللہ لصحبۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لھم فضلھم واتبعوا ھم علی اثرھم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقھم وسیرھم فانھم کانوا علی الھدی المستقیم۔

(جمع الفوائد صہ۲۲ ج نمبرا)

"یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ پوری امت سے افضل ہیں۔ سب سے زیادہ نیک دل ہیں ان کا علم بہت ہی گہرا ہے۔ تکلفات سے دور ہیں۔ خداوند قدوس نے ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اقامت دین کے لئے منتخب کیا ہے ان کی فضیلت کا اعتقاد رکھو اور ان کی اتباع کرو۔ اور ان کے اخلاق اور طور طریق کو حتی الوسع اختیار کرو اس لئے کہ وہ راہ ہدایت پر ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں صحابہ کرامؓ کی فضیلت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

ان الله نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر قلوب العباد فاصطفاه وبعثہ برسالتہ ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعل وزراء نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یقاتلون عن دینہ۔

(ازالۃ الخفاء۔ ص ۹ - ج ۱)

خداوند قدوس نے اپنے بندوں کے قلوب کو پرکھا، ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو سب سے زیادہ بہتر پایا۔ اس لئے آپ کو اپنا رسول منتخب کیا۔ پھر آپ کے قلب کے علاوہ باقی بندوں کے قلوب کو پرکھا۔ ان میں سے سب سے بہتر آپ کے صحابہ کے قلوب کو پایا۔ اس لئے ان کو اپنے پیغمبر کا مددگار منتخب کیا اور صحابہ نے اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کی بلندی کے لئے جہاد کیا۔

حضرت الاستاذ الشیخ بنوری رحمۃ اللہ برد اللہ مضجعہ لفظ صحابی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اذا قلنا الرجل انہ صحابی او انہ صحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھیک بہ مزیۃ وفضیلۃ فی قوۃ ایمانہ وشدۃ یقینہ وکمال اخلاصہ وعمق علمہ وحسن عملہ وجہاد فی سبیلہ وایثار لما عند اللہ وزھد فی الدنیا فکأننا اثبتنا کل کمال وجمال وفضل ونبل فاذن یکون ذالک ابلغ تعبیر واوجزہ لاثبات فضل وکمال۔

(مقدمہ عبقات ص۱)

جس وقت ہم یہ کہیں کہ یہ شخص صحابی ہے اور یا یہ کہیں کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے۔ اس کے مرتبہ کی بلندی اس کے ایمان کی قوت اور شدت یقین اور اخلاص عمل کی کمالیت اور علم کی گہرائی اور حسن عمل اور جہاد فی سبیل اللہ اور دنیا سے بے رغبتی کی تعبیر کے لئے یہ ایک ہی لفظ صحابی کافی ہے۔ یعنی ایک ہی لفظ صحابی کہنے سے ہم نے اس شخص کے لئے ہر جمال اور ہر کمال کی فضیلت کو اس کے لئے ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ تمام فضائل اور کمالات کے ثابت کرنے کے لئے یہ لفظ بہت ہی مختصر اور بلیغ تعبیر ہے۔

اور یہی وہ جماعت ہے جن کی ذوات مقدسہ اور جوہر نفس کی لطافت انبیاء علیہم السلام کے نفوس مقدسہ کی لطافت کے مشابہ ہے۔ حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

دازمیان امت جمعی ہستند کہ جوہر نفس
ایشان قریب بجوہر نفوس انبیاء مخلوق
شدہ وایں جماعت دراصل حضرت خلفاء
انبیاء اند - درامت بمثال آنکہ آئینہ آہنی
از آفتاب اثرے قبول می کند کہ خاک وچوب
وسنگ را میسر نیست - ایں فریق کہ خلاصہ امت
اند از نفس قدسیہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
بوجہی متاثر می شوند کہ دیگر را میسر نمی آید -
(ازالۃ الخفاء - صہ ۹ - ج نمبر ۱)

اور صحابہ امت سے اندر ایک ایسی جماعت ہے کہ
ان کا جوہر نفس پیغمبر کے جوہر نفس کے قریب ہی
تخلیق کیا گیا ہے اور یہ جماعت اپنی فطری صلاحیت
کے باعث انبیاء علیہم السلام کی نائب ہے اور
امت تک دین کی فیض رسانی میں ان کی مثال اس
طرح ہے جب آہنی آئینہ آفتاب سے اکتساب نور
کے عمل سے دیوار کو منور کرتا ہے۔ لیکن مٹی، لکڑی
اور پتھر میں یہ صلاحیت نہیں اور یہ جماعت مقدسہ امت
کا خلاصہ ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو فیض حاصل
ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کے علمی تفوق اور ان کی قرآن دانی کے متعلق امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے :

کانوا مصابیح الهدیٰ واوعیۃ
العلم حضروا من الکتاب تنزیلہ
ومن الدین جدیدہ وعرفوا
من الاسلام ما لم یعرف غیرہم و
اخذوا من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تاویل القرآن ۔

صحابہ کرام ہدایت کے چراغ اور علم کے ظروف
تھے۔ قرآن ان کے سامنے نازل ہوا۔ اور نیا دین
ان کے سامنے آیا۔ یہ اسلام کے ان علوم و معارف
سے آگاہ تھے، جنہیں کوئی دوسرا نہیں جان
سکتا۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے قرآن کی حقیقت کو سمجھا۔

اب قاضی صاحب کے نظریہ کے مطابق وہ لوگ جو امت کے لئے چراغ ہدایت تھے، بظاہر فاسق وجابر تھے اور جنہوں نے قرآن کی حقیقت کو براہ راست اور بلا واسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ بقول قاضی

"ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ آیت استخلاف و آیت تمکین کا مصداق حضرت علی المرتضیٰ ہی" رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہی جماعت جن کے معیار حق ہونے کے متعلق امام ابوزرعہ کا قول ہے ۔

اذا رأیت الرجل

جس وقت تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحا

ینتقص احداً من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق وذالک ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عندنا حق والقرآن حق ۔ وانما ادی الینا ھذا القرآن والسنن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وانما یریدون ان یجرحوا شھودنا ببطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بھم اولیٰ ۔ وھم زنادقۃ۔

(الکفایہ فی علم الروایہ ص ۴۹)

میں سے کسی صحابی کی تنقیص کے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے تو یقین کر لو کہ یہ شخص بے دین ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی برحق ہیں اور قرآن بھی حق ہے اور ہم تک قرآن وحدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پہنچایا ہے۔ اور یہ بے دین لوگ صحابہ کی تنقیص کر کے دین کے اولیں گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ قرآن وسنت کو باطل گردانا جائے۔ صحابہ تو جرح کے مستحق نہیں، البتہ یہ بے دین لوگ جرح وتنقیص کے زیادہ مستحق ہیں اور یہی لوگ حقیقت میں بے دین ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب اس طرح کی مدح وثنا کے مستحق ہیں اور اس طرح کے فضائل وکمالات کے حامل ہیں۔ اب کے اختلافات کا سہارا لے کر کسی صحابی کی تنقیص کرنا قرین انصاف نہیں ۔ ہمیں تو آج تک قاضی صاحب سے شرف ملاقات حاصل نہیں ہو سکا البتہ سُنا یہ ہے کہ آپ مجاہد نبیل حضرت مدنی قدس سرہٗ کے مجاز ہیں ۔ ان کو چاہیئے کہ اسی نسبت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے نشتر قلم کو اس مقدس جماعت کی جرح وتنقیص سے باز رکھیں۔

نافرمان بیٹا

جس کے بُرے سلوک سے آنکھیں ہوں اشکبار
ہرگز نہ اس خبیث کو نورِ نظر کہو !
بیٹا جو والدین کا آرام چھین لے
لختِ جگر نہیں، اُسے درمِ جگر کہو !

فیض لُدھیانوی